مغربی ممالک یا موٹاپے کے مریض معاشرے

افریقہ میں بھوک سے اور مغرب میں کھانے سے مرنے والوں کا جائزہ

ایک وقت تھا جب زیادہ شرح اموات تیسری دنیا کا مسئلہ تھا مگر آج ترقی یافتہ دنیا اپنے عوام کی گرتی ہوئی صحت کے مسائل سے دوچار ہے اور اس کی اہم ترین مثال روس ہے جہاں مردوں کی اوسط عمر ۶۵ سال سے گر کر ۶۰ سال ہو چکی ہے جبکہ یہ اوسط شرح امریکہ میں ۷۵ سال ہے۔اس حوالے سے روس تنہا نہیں ہے اسکاٹ لینڈ میں مردوں میں اوسط زندگی ۵۶ سال تک ہو چکی ہے جس میں گذشتہ دو دہائیوں میں شراب کی وجہ سے ہونے والی اموات میں ۳۵۰ فی صد اضافہ ہوا ہے اور تقریباً ۱۳۰۰۰ افراد ہر سال سگریٹ نوشی کی وجہ سے ہونے والی بیماریوں سے ہلاک ہوتے ہیں۔ بارہ سال کی عمر کے بچوں کی ایک تہائی تعداد موٹاپے کے مرض اور زیادہ وزن کا شکار ہے۔ واضح رہے کہ اسکاٹ لینڈ کو مغرب کا بیلا رس کہا جاتا ہے۔لہٰذا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صدیوں پر محیط ترقی کے باوجود ترقی یافتہ ممالک میں عوامی صحت کا معیار روز بروز وال پذیر کیوں ہے؟ اس کا سیدھا سادا جواب سرمایہ دارانہ نظام کی خاصیت حرص وحسد کا فروغ اور خواہشات نفس کا غلبہ لہٰذا لوگ کثرت شراب نوشی کے عادی ہیں وہ مرغن غذائیں استعمال کرتے ہیں نور کے تڑے اٹھنے کے بجائے سورج نکلنے تک سوتے ہیں۔ جدید سائنس و ٹیکنالوجی نے تن آسانی کو طرز زندگی بنا دیا ہے کم محنت بلکہ برائے نام محنت ہمیشہ کھاتے رہنا اور سونا معاشرت کے بنیادی ستون بن گئے ہیں امریکہ اور یورپ بھر میں اسی قسم کی عادات پائی جاتی ہیں۔ Kentucky کے عوام پورے امریکہ میں سب سے زیادہ سگریٹ نوشی کے عادی ہیں بے تحاشہ شراب نوشی میں شمالی ڈیکوٹا [North Dakota] کے لوگوں کا مقابلہ شاید ہی کوئی کر سکتا ہو۔ مگر اس بات کا جواب حاصل کرنا مشکل نہیں بہت آسان ہے کہ لوگ اپنی زندگی کو مختصر کرنے کا فیصلہ کیوں کرتے ہیں محض یہ کہنا کافی نہیں ہوگا یہ کہ غریب لوگ ہیں۔ کیوں کہ کئی افریقیوں کے مقابلے میں [Glaswegian] کے بے روزگار افراد زیادہ بہتر زندگی گذار رہے ہیں۔اس سلسلے میں صحت کی خراب تعلیم کو بھی الزام نہیں دیا جا سکتا یہ نئے بیمار جانتے ہیں کہ سگریٹ نوشی کینسر کا سبب بنتی ہے شراب کا کثرت سے استعمال صلابت جگر (Cirrhosis) کا سبب بنتا ہے اور بازاری غذاؤں (Fast Food) کا

کثرت استعمال موٹاپے اور دل کی بیماریوں کا سبب بنتا ہے یہ سب جاننے کے باوجود وہ مغربی طرز زندگی کے ہاتھوں مجبور ہیں کہ ان کہ ان چیزوں کا کثرت سے استعمال کریں مذہب سے دوری، خاندان کی تباہی، اجتماعیتوں کی بربادی، مفاد پرستی پر مبنی انفرادی زندگی، نکاح کے ادارے کا خاتمہ، مہنگائی کے باعث بچوں کی پیدائش سے گریز، طلاق کے سخت قوانین کے باعث شادیوں سے پرہیز نے انھیں ایسی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

آنے والے کل کو نظر انداز کرنے والا نکتہ اہم ہے آنے والے کل کو نظر انداز کر کے اپنی صحت کو برباد کرنے والے افراد ماہرین معیشت کی زبان میں ''اپنے مستقبل پر فولادی وار کرتے ہیں'' ان کا کہنا ہے کہ ''اس سگریٹ رشراب ریا مارس چاکلیٹ سے حاصل ہونے والے مزے کی قیمت اس تکلیف اور اذیت سے زیادہ ہے جو کہ مجھے ایک دن قبل از وقت ہو جانے والی بیماری یا موت کی صورت میں بھگتنا ہوگی'' مگر کیا کیا جائے کہ پوری مغربی دنیا کا یہی مسئلہ ہے اور یہ وبا طاعون کی طرح اب دنیا کے تمام سرمایہ دارانہ معاشروں یعنی چین، ہندوستان، پاکستان تک تیزی سے پھیل رہی ہے اپنے دانتوں سے قبر کھودنا مغربی انسان کا دلچسپ مہنگا ترین مشغلہ ہے مغرب میں آباد موٹوں کی کثرت کے باعث اس دنیا کو مجموعی طور پر Thick Word موٹی دنیا کا نام دیا جا سکتا ہے جو موٹے دماغ کے بھی حامل ہیں [Thick headed] ترقی یافتہ دنیا اسی طرح Fat World ہے جس طرح تیسری دنیا Third World پتلے لوگوں کی دنیا [Thin World] ہے۔ تمام ماہرین طب اور معالج مریضوں کو مستقل مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ فاسٹ فوڈ، جنک فوڈ، چاکلیٹ ترک کر دیں شراب کیفین چھوڑ دیں۔ لیکن یہ تنقید کرنے والے ڈاکٹر خود یہی کچھ کر رہے ہیں۔ لوگوں کو شکوہ ہے کہ ان کے مشورے نظری ہیں یہ کیسے ہم پر تنقید کر سکتے ہیں ان کے گناہوں کا دائرہ ہمارے گناہوں کے دائرے سے کچھ ہی بڑا ہے۔

مغرب میں ریٹائرمنٹ کی عمر کے قریب مر جانے والے سماجی طور پر ذمہ دارانہ رویہ کا ثبوت دیتے ہیں کیوں کہ وہ حکومت کی پینشن کے بحران سے نمٹنے میں مدد کرتے ہیں افسوس ناک حقیقت یہ ہے کہ دیر سے مرنے والے بوڑھے، بیمار ادھیڑ عمر والے جو آہستہ آہستہ موت کا شکار ہوتے ہیں ان کی موت مہنگی ہوتی ہے جس دن سے وہ معذوری کی وجہ سے فلاحی رقم کا مطالبہ کرتے ہیں اس دن سے لے کر ان موت تک ٹیکس ادا کرنے والوں کی اچھی خاصی رقم ان پر صرف ہو جاتی ہے۔ لہٰذا موٹی دنیا (Thick World) میں اضافہ پہلی دنیا (First World) کے لیے مستقبل کا بڑا مالیاتی دباؤ ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ خراب صورت حال یہ ہے کہ ایسے معذور یا بے کار افراد میں مسلسل مستقل بڑھتا اور چڑھتا ہوا اضافہ مغربی تہذیب کے زوال کی عمومی علامت بنتا جا رہا ہے جو کہ یورپ میں گرتی ہوئی شرح پیدائش سے مختلف نہیں ہے اس بات کا قوی امکان ہے کہ ۲۰۵۰ء تک روس کی آبادی مصر کی آبادی سے بھی کم ہو جائے گی۔

روس میں ہونے والی برف باری حقیقی طور پر مرتے ہوئے روسی معاشرے کو دفن کر رہی ہے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ماسکو دراصل موٹی دنیا (Thick World) کا مرکز ہے پریشانی کی بات یہ ہے کہ شمالی یورپ اور جنوبی امریکہ کے بے شمار شہر تباہی کے اس گڑھے کی طرف تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ [AFP/D, Jan,24/06]